نمبر ۱۰۰ جلد ۴

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵)

قُل اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ ۰

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا ط | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا ۰

(الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سے ساٹ روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح ۔ اخبار احمدیہ صد ۱-۲
ماہ صیام ۔ جناب حائری صاحب سے ایک تحریر کا مطالبہ ۔ ٹریکٹ تقسیم کر دئے جاویں صد ۳-۴
خطبہ جمعہ (حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھو) صد ۵-۶
انگلستان سے ایک خط ۔ مباحثہ شملہ ۔ عبرت حاصل کرو ۔ جنگ کی خبریں ۷-۸

جلد ۴ | ۱۹ر جون ۱۹۱۷ء | سہ شنبہ | مطابق ۲۸ر شعبان ۱۳۳۵ ہجری | نمبر ۱۰۰

مدینۃ المسیح

ایک احمدی بھائی ٹی۔ حسن صاحب جو افریقہ میں ملازم تھے۔ بعہ بال بچہ کے یہاں آئے ہوئے تھے ۔ ۷ر تاریخ فوت ہو گئے اور باجازت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے آپ مدت سے بیمار تھے۔ احباب جنازہ پڑھیں اور دعا مغفرت کریں ۰ ۱۸-۱۹ر جون تاریخ کسی قدر بارش ہوئی جس سے موسم میں خوشگوار خنکی پیدا ہو گئی ہے

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ لاہور کا ماہواری چندہ

حکیم محمد حسین صاحب قریشی سکرٹری جماعت احمدیہ لاہور تحریر فرماتے ہیں ۰ ۔ لاہور کا ماہوار چندہ ۸ر جون کو مبلغ ۲۷۷ روپے کا بیمہ حضرت کی خدمت میں بدیں تفصیل بھیجا گیا صدر انجمن کے لئے ۶-۱-۱۶۴ روپے ۔ ترقی اسلام کے لئے ۶-۶-۱۰۵ روپے ۔ زکوٰۃ ۸-۷ روپے جملہ ۲۷۷ روپے ۰

ایک رؤیاء

میاں قدرت اللہ صاحب بن میاں ہدایت اللہ صاحب پنجابی شاعر لاہور سے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھتے ہیں ۰ ۔ آج ۸ر جون کی شب کو ایک عجیب خواب دیکھا ہے ۔ میں نے دیکھا کہ آسمان سے یہ آواز آئی ۔ کہ عنقریب ایک نشان ظاہر ہونیوالا ہے جس سے ایک وہ شخص جو قادیان سے تعلق رکھتا ہے ۔ بچایا جائیگا ۔ اسکے بعد طبیعت خوف زدہ ہو گئی ۔ اور آنکھ کھل گئی ۔ پھر دیکھا کہ صوفی محمد علی صاحب لاہوری جو حضرت صاحب کے سابقین مریدوں میں سے ہیں ۔ اور جو مر چکے ہیں ۔ آئے ہیں ۔ میں نے چاہا کہ ان سے ملاقات کروں ۔ چنانچہ آگے بڑھ کر میں نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا ۔ انہوں نے اسی طرح جواب دے کر کہا کہ حضرت مسیح موعود کا ایک کشف پورا ہوا ہے ۔ جس میں زور زور سے سبحان اللہ وبحمدہ کہنے لگ گیا ۔ اور نیند کھل گئی ۔ اور میری طبیعت میں بشاشت تھی ۰

درخواست دعا

منشی اللہ داد صاحب کھونڈہ سے اپنے چھوٹے بھائی ماسٹر مولا داد صاحب کی صحت کے لئے ۔ مستری مہر اللہ صاحب ملہیاں سے اپنے بھائی مستری امین اللہ کے لئے جو بصرہ میں ہیں ۔ مولوی عبد العزیز صاحب ساکن بھینی اپنی اہلیہ مریضہ کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں ۔ احباب دعا کریں ۔ اللہ تعالیٰ سب پر فضل فرمائے ۰

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا)

کسی نہ کسی اخبار سلسلہ کا خریدنا ضروری ہے

ایک دوست ویٹرنری ڈاکٹر محمد خان صاحب سرحد کی طرف سے حضرۃ خلیفۃ المسیح کی خدمت میں اپنی صحت وسلامتی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہوئے لکھا کہ میرے نام الفضل جاری کرنے کا ارشاد فرمایا جائے تاکہ میں فوجی کیمپ میں سلسلہ کی خبروں سے آگاہ ہوتا رہوں حضور نے اسکے جواب میں جو کچھ لکھوایا۔ ہم اُسے یہاں اسلئے درج کرتے ہیں کہ احمدی احباب کو اخبارات سلسلہ اپنے نام جاری کرانے کی طرف توجہ ہو۔ اس وقت تک بہت سے احباب ایسے ہیں۔ جن کے نام کوئی پرچہ بھی جاری نہیں ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ سلسلہ کے تازہ حالات سے ناواقف ہونے کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیش بہا ارشادات اور دین وایمان تازہ کرنے والے نکات سے بھی محروم رہتے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ حضور کے مندرجہ ذیل الفاظ ہر ایک ایسے احمدی کے لئے جسکے نام اخبار جاری نہیں۔ ضرور خریداری اخبار کی طرف متوجہ کرینگے۔ حضور نے لکھوایا کہ :- "ایسے موقعہ پر جو کثرت ہجوم ہوتا ہے۔ تبلیغ کا اچھا موقع ہوتا ہے۔ تبلیغ بھی کیا کریں۔ قادیان کے اخباروں کا منگانا نہ صرف یہاں کی خبروں کے لئے ضروری ہے۔ بلکہ ایمان کی مضبوطی کے لئے بھی ضروری ہے۔ میں کسی خاص وقت نہیں۔ بلکہ ہمیشہ ہی قادیان کے کسی نہ کسی اخبار کا منگانا ہر ایک احمدی کے لئے ضروری جانتا ہوں"

اِس ارشاد سے احباب اندازہ کرلیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح اخبارات سلسلہ کے پڑھنے کو کیسا ضروری قرار دیتے ہیں

حیدر آباد سندھ

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے حیدر آباد سندھ کی چھاؤنی میں اس وقت قریباً ایک درجن کے قریب احمدی ہیں۔ مگر سب مختلف پلٹنوں میں ملازم ہیں۔ ہماری اس ترقی کو دیکھ کر غیر احمدیوں نے سخت مخالفت شروع کردی ہے۔ کفر کے فتوے۔ علمائے مساجد نے دے رکھے ہیں۔ ہم کو مسجدوں سے روکا جاتا ہے۔ اور کھانا پینا اور ہمارے ساتھ میل ملاپ کو بند کر رہے ہیں جتنی تکلیف ان کے مقدور میں ہے۔ ہمیں دے رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمارا معاون اور مددگار ہو۔ اور ہمیں استقامت بخشے۔ جملہ احمدیان کی خدمت میں عموماً اور حضرت اقدس کی خدمت میں خصوصاً التماس ہے کہ ہمارے لئے دعا کریں

ایک مولوی صاحب مباحثہ کے لئے بھی تلے ہوئے ہیں مگر ابھی تک شرائط پیش ہوکر ان کا تصفیہ نہیں ہوا۔ جب فیصلہ ہوجائیگا۔ تو پھر حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا جائیگا۔

(ایک احمدی)

ولادت

برادر امام علی خان صاحب (شاہجہان پور) کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام اکرام علی خان رکھا گیا۔ برادر عبدالعزیز صاحب (بھینی۔ شرقپور) کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے محمد احمد نام رکھا خدا تعالےٰ والدین کے لئے مبارک کرے۔ اور دین کے خادم بنائے ٭

نماز جنازہ

مولوی عبداللہ صاحب بھینی سے شیخ غلام محمد صاحب اور مسماۃ فضل بی بی سکنہ بھینی کے فوت ہونے کی اطلاع دیتے ہیں۔ مستری بدرالدین صاحب کا لڑکا عبدالحق اور لڑکی مسماۃ جھنڈو اور ماسٹر عبدالعزیز صاحب ٹیچر ہائی سکول کی اہلیہ صاحبہ فوت ہوئی ہیں۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں ٭

غیر مبایع کا جنازہ

سوال غیر مبایع جس کا جنازہ غیر احمدی پڑھیں۔ تو کیا ہم احمدی اس کا جنازہ پڑھ سکتے ہیں۔ ارشاد عالی سے بذریعہ الفضل مطلع کیا جائے ٭

جواب از حضرۃ خلیفۃ المسیح اگر کسی جگہ پر کوئی غیر مبایع حضرت صاحب کی نبوت کا صاف لفظوں میں منکر نہ ہو۔ بلکہ تاویل سے کام لیتا ہو۔ اور بدگو نہ ہو۔ تو ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اس کا جنازہ پڑھ لیا کریں جبکہ اس کے ہم خیال جنازہ پڑھنے والے نہ ہوں یا نہ پڑھیں یا کسی گذشتہ ملاپ کا قریبی ہو ٭

ایک معزز نومبایع

خوشی کی بات ہے۔ کہ جناب مخدوم محمد افضل صاحب بی۔ اے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر دافسر مال لائل پور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے دست مبارک پر بیعت کرکے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے ہماری دُعا ہے کہ خدا تعالےٰ آپ کو استقامت بخشے اور دین ودنیا کے انعامات کا وارث بنائے۔ آمین ٭

فہرست نومبائعین

(بابت ماہِ جون ۱۹۱۷ء)

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۱۷ء سے شروع ہوتا ہے۔ مگر اسے بالکل کم نہ سمجھنا چاہیئے۔ بعض ایسے لوگ جو قادیان آکر بیعت کرتے ہیں انکے نام محفوظ رکھنے کی اس وقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کیگئی۔ پھر بعض ڈاک کے ذریعہ بیعت کرنیوالوں کے نام بھی مہتمم ڈاک کی فہرست سے کسی نہ کسی باعث سے رہ جاتے ہیں۔ دفتر الفضل کو جس قدر نام مہیا ہوسکتے ہیں ان کو شایع کردیا جاتا ہے۔ اور انہیں کا یہ نمبر شمار ہے۔ (ایڈیٹر)

۷۷۳۔ عیسٰی صاحب ۔ ضلع گوجرانوالہ
۷۷۴۔ اہلیہ " " " " "
۷۷۵۔ سید محمد صاحب ۔ " "
۷۷۶۔ امام الدین صاحب ۔ " "
۷۷۷۔ اہلیہ " " " " " "
۷۷۸۔ بنت " " " " " " "
۷۷۹۔ نظام الدین " " " " "
۷۸۰۔ اہلیہ " " " " " "
۷۸۱ بنت " " " " " "
۷۸۲۔ ولد " " " " " " "
۷۸۳۔ ہاشم الدین صاحب ۔ ضلع سیالکوٹ
۷۸۴۔ محمد عبداللطیف صاحب ۔ حیدرآباد دکن
۷۸۵۔ غلام حیدر صاحب ۔ ضلع جہلم
۷۸۶۔ چوہدری جہان داد صاحب ۔ " سیالکوٹ
۷۸۷۔ جہاب الدین صاحب ۔ " ہوشیارپور
۷۸۸۔ غلام حسین صاحب ۔ ضلع گجرات
۷۸۹۔ ایم۔ اے خان صاحب ۔ دہلی
۷۹۰۔ امیر الدین صاحب ۔ ضلع شاہ پور
۷۹۱۔ مخدوم محمد افضل صاحب ۔ لائل پور
۷۹۲۔ محمد جلال الدین صاحب ۔ ضلع سیالکوٹ
۷۹۳۔ شیخ محمد علی صاحب ۔ ضلع گورداسپور
۷۹۴۔ رفیع الدین صاحب ۔ جالندھر

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)
الفضل
قادیان دارالامان - مورخہ ۱۹ جون ۱۹۱۷ء

ماہِ صیام

برکتوں۔ رحمتوں۔ انعاموں اور فضلوں کا مہینہ آگیا۔ مومنوں۔ عابدوں اور تقوے شعاروں کو اس کے خیر مقدم کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ خداوند کریم ماہ صیام کے متعلق ارشاد فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ایاما معدودات۔ اے مومنو! تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔ ایسا کرنے کی غرض یہ ہے۔ کہ تم تقویٰ اللہ اختیار کرو۔ اور تمام سال کے روزے نہیں بلکہ گنتی کے چند دنوں کے روزے تم پر فرض کئے گئے ہیں ۔

اس آیت شریفہ میں بتلایا گیا ہے کہ مسلمانوں کو جو روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں۔ بلکہ ان سے پہلے بھی جس قدر لوگ خداوند کریم کے مرسلین کے ذریعہ کسی دین پر قائم ہوتے رہے ہیں۔ ان سب پر بھی روزے فرض تھے۔ یہ اسلئے بتایا گیا کہ مسلمان اس ریاضت کو اپنے لئے بوجھ نہ سمجھیں۔ اور ان کے ذہن نشین ہو جائے۔ کہ اگر وہ ان تمام انعامات کے وارث بننا چاہتے ہیں۔ جو ان سے پہلی مختلف جماعتوں کو مختلف زمانوں میں دیئے گئے۔ تو ان کے لئے یہ بھی ضروری اور لازمی ہے کہ انہی راہوں پر قدم ماریں۔ جن پر چلکر پہلی منعم علیہم قومیں الٰہی انعامات کی وارث ہو چکی ہیں ۔

تمام مذاہب میں کسی نہ کسی طرح پر روزے کا رواج تھا اور اب بھی ہے۔ مگر طریق مختلف ہیں۔ بعض میں تو اسقدر سختی ہے کہ انسان کا خاتمہ ہی ہو جاتا ہے۔ اور بعض میں اس قدر آزادی ہے کہ وہ غرض اور مدعا جو روزہ سے مقصود ہے۔ حاصل ہی نہیں ہو سکتا ۔

لیکن اسلام وہ مذہب ہے۔ جسکے معنوں میں ہی سلامتی اور عافیت رکھی گئی ہے۔ اور جسکے تمام احکام میں انسان کے سود اور بہبود کو لازماً ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اس لئے اُسنے یہ کہا کہ اے مسلمانوں تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلوں پر فرض کئے گئے تھے لیکن ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ۔

من کان مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر۔ یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر۔ کہ جو کوئی مریض یا سفر پر ہو۔ وہ دوسرے دنوں میں اس گنتی کو پورا کرے۔ یعنی رمضان کے علاوہ دوسرے دنوں میں روزے رکھے۔ یہ رعایت اسلئے رکھی گئی ہے۔ کہ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے نہ کہ تم کو تکلیف میں ڈالنا چاہتا ہے۔ یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر کی مزید تفصیل احادیث نبوی میں بیان ہے۔ جسے نہایت اختصار کے ساتھ فائدہ عام کے خیال سے درج ذیل کرتے ہیں ۔

اگر کوئی عمر رسیدہ مرد و عورت روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھے۔ تو اسے روزہ معاف ہے۔ البتہ ہر روزہ کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلا دے۔ حیض اور نفاس کی حالت میں مستورات کے متعلق وہی حکم ہے جو مریض کے لئے ہے۔ یعنی دوسرے ایام میں روزے رکھیں ۔

روزہ کی حالت میں سر میں تیل ڈالنا۔ سرمہ لگانا۔ فصد کھلوانا۔ سنگی کھنچوانا۔ غسل کرنا۔ مسواک کرنا۔ پچھنے لگوانا ناک اور منہ میں پانی ڈالنا۔ گرمی و پیاس کی وجہ سے سر پر پانی بہانا جائز ہے۔

اگر روزہ دار بھولے سے کچھ کھا پی لے۔ اور بعد میں اسے یاد آئے۔ کہ میں تو روزہ دار ہوں۔ تو وہ روزہ پورا کرے اسپر کفارہ یا قضا کچھ نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی قصداً اور جان بوجھ کر کچھ کھائے پیئے یا جماع کرے۔ تو اس کو یہ کفارہ دینا ہو گا۔ کہ ایک روزے کے بدلے ایک غلام آزاد کرے یا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائے۔ اور اگر اسکی طاقت نہ رکھتا ہو۔ تو دو مہینے متواتر روزے رکھے یعنے دو ماہ لگاتار روزے رکھے۔ اور ایک دن بھی ناغہ نہ ہونے دے۔ یہ سزا سخت معلوم ہوتی ہے۔ لیکن ایک عدول حکم اور نافرمان کے لئے ایسی سزا ہی ضروری ہے۔ تا خود اسے عبرت ہو۔ اور دوسروں کو ایسا کرنے کی جرأت نہ ہو۔ یہ فرض نہیں کہ جو روزہ کسی عذر سے رہ گئے ہوں ان کو رمضان کے ختم ہوتے ہی فوراً بعد ہی رکھا جائے یا ایک ہی وقت میں پورا کیا جائے۔ بلکہ سال کے اندر اندر پورے کر دیئے جائیں ۔

سحری کھانا نہایت ضروری ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارے اور یہود و نصاریٰ کے روزوں میں یہی فرق ہے۔ کہ ہم سحری کھاتے ہیں اور وہ نہیں کھاتے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سحری کے کھانے کا غذاء مبارک نام رکھا۔ اور فرمایا ہے۔ کہ تم سحری کھایا کرو سحری کھانے میں برکت ہے۔ پس روزہ دار کو چاہیئے۔ کہ بوقت سحر تھوڑا بہت ضرور کھالے۔ تا دن کے وقت بھوک یا پیاس سے نڈھال نہ ہو جائے ۔

سحری آخر وقت میں کھانی چاہیئے۔ اور افطار میں زیادہ دیر نہ کرنا چاہیئے۔ لیکن اگر ابر ہو تو ذرا سستانا احتیاط کی بات ہے۔ کیونکہ اگر ابر کی حالت میں یہ خیال کر کے کہ سورج غروب تو ہو چکا ہو گا۔ روزہ افطار کر دیا جائے اور بعد میں ابر دور ہو کر آفتاب نظر آ جائے۔ تو وہ روزہ شمار میں نہیں آئے گا۔ اسپر بھی قضا لازم آئے گی ۔

روزہ کی حالت میں اگر کسی شخص کی پیاس یا بھوک سے جان خطرہ میں پڑ جائے۔ تو اس کو فوراً روزہ توڑ دینا چاہیئے۔ اسپر کوئی گناہ نہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ تکلیف سخت ہو۔ اور اگر معمولی تکلیف میں بھی روزہ توڑیگا تو اسپر وہی کفارہ لازم آئے گا۔ یعنی ایک غلام آزاد کرنا یا دو مہینے کے متواتر روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ۔

یوں تو مومنوں کو ہر بُرے قول اور فعل سے بچنا اور پرہیز کرنا ضروری ہے۔ لیکن روزہ کی حالت میں بہت ہی احتیاط لازم ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہت سے ایسے روزہ دار ہوتے ہیں۔ جن کو روزہ سے کچھ حاصل نہیں ہوتا یہ ایسے ہی لوگوں کے متعلق ہے جو باوجود اسکے کہ روزہ دار ہوتے ہیں۔ لیکن بری باتوں

اور بُرے کاموں سے پرہیز نہیں کرتے ✦

کسی شرعی عذر کے بغیر روزہ نہ رکھنا بہت بڑا گناہ ہے حتیٰ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے رمضان میں ایک روزہ بھی بغیر عذر و مرض کے نہ رکھا۔ وہ اگر تمام عمر روزہ رکھے۔ تو بھی اس روزہ کی قضا نہ ہوگی ✦

پس تمام ان لوگوں کو جنھیں یہ مبارک مہینہ میسر ہو چاہیئے کہ بغیر کسی عذر کے بے روزہ نہ رہیں۔ اور جب روزے سے ہوں۔ تو ان تمام ممنوعات سے پرہیز کریں جو روزہ کے ثواب اور اثر کو زائل کر دیتی ہیں تاکہ روزہ سے فوائد حاصل ہوں اور ان مبارک ایام میں جن کی فضیلت قرآن پاک میں موجود ہے۔ اور جو انسان کو پاک باز پاک خو اور پاکیزہ خو اور حلیم و بردبار۔ منکسر المزاج بنانے کے لئے آتے ہیں۔ وہ تمام سبق کما حقہ حاصل کرنے چاہئیں جو ان سے حاصل ہو سکیں۔ اور دعاؤں کی طرف خاص توجہ ہونی چاہیئے۔ قرآن کریم کے پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے سمجھانے کا خیال رہے کیونکہ رمضان کا قرآن سے اور قرآن کا رمضان سے خاص تعلق ہے ✦

اس دفعہ انشاء اللہ تعالےٰ رمضان میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ دس یا پندرہ پارہ کا درس فرمائینگے احباب کو چاہیئے کہ فرصت نکالکر اس درس میں شامل ہوں۔ اور فائدہ اٹھائیں ✦

جناب حائری صاحب سے ایک تحریر کا مطالبہ

شیعوں کے نوزائیدہ اخبار ذوالفقار کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہو کہ اس کے عدم سے وجود میں آنے کی اصل اور بڑی وجہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف طبع آزمائی کرنا ہے۔ کیونکہ اس وقت تک اس کے بیشتر صفحات اسی مقصد اور مدعا کو پیش نظر رکھکر سیاہ کئے ہوئے دکھائی دیتے ہیں لیکن جسطرح ہر ایک ایسے شخص سے جو حق کے خلاف اور باطل کی تائید میں کھڑا ہو۔ یہ امید رکھنا عبث ہے کہ وہ کوئی معقول اور مدلل طریق مقابلہ اختیار کریگا۔ اسی طرح شیعہ حضرات کے کسی رسالہ یا اخبار سے یہ توقع رکھنا فضول ہے کہ وہ ہمارے خلاف کوئی ایسے دلائل اور براہین پیش کرے گا جن میں صداقت اور معقولیت کا شائبہ بھی پایا جاتا ہو۔ پس اگر ہم "ذوالفقار" کو مخاطب کرنے سے پرہیز کریں۔ تو ہمیں معذور سمجھا جائے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اسے اپنے خلاف دھوکہ دہی اور غلط فہمی پھیلاتے ہوئے دیکھکر بھی خاموش بیٹھے رہینگے بلکہ اس کا ازالہ کرنے کے لئے ہم ہر وقت تیار رہینگے۔ اور اس وقت بھی یہی غرض ہمارے پیش نظر ہے ✦

جناب حائری صاحب جنکے نام کے ساتھ "مرکز شریعت مدار صدر المفسرین حجۃ الاسلام والمسلمین مجتہد العصر" کا خود ساختہ خطاب لکھا جاتا ہے۔ اور جو کم از کم پنجاب کے شیعوں میں ایک خاص امتیاز رکھتے ہیں۔ ان کی طرف سے اخبار مذکور میں ایک مضمون "شرائط وختم نبوت کا فلسفۃ القرآن" کے عنوان سے مسلسل چھپ رہا ہے جس میں مدنظر سلسلہ احمدیہ ہے۔ اس طول طویل مضمون میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ اسکے متعلق ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ مجتہد صاحب کو اس کے لکھنے میں جن رکیک حملوں اور ناروا باتوں کا سہارا لینے کی ضرورت پڑی ہے۔ وہ اس مضمون کے حق پسند اور انصاف جو ناظرین سے پوشیدہ نہیں ہوں گی۔ لیکن ان میں ایک بات جو ہمارے متعلق ایک خاص قسم کی غلط فہمی پھیلا سکتی ہے۔ اسے ہم درج ذیل کرکے صاف کرنا چاہتے ہیں ✦

معلوم ہوتا ہے۔ مجتہد صاحب نے جب اپنے دلائل کو ہمارے خلاف غیر موثر دیکھا۔ اور اپنے مدعا میں باوجود اس قدر طول نویسی کی زحمت برداشت کرنے کے کامیابی نظر نہ آئی۔ تو خاتمہ مضمون پر لکھ دیا کہ :-

"ایک مشہور مشنری واعظ مرزائی کی دستخطی تحریر میرے پاس بایں غرض آئی ہے۔ کہ اگر میں اس کو شیعوں کے ہاں معقول ملازمت دلادوں۔ تو وہ کج مرزائی مذہب سے دست بردار ہوکر شیعہ مذہب کو اختیار کرکے اشاعت عقائد امامیہ اثنا عشریہ اور خدمت شیعہ کالج کے لئے تیار ہے۔ آیندہ بشرط ضرورت ہم اس کا پورا اخلاص شائع کرینگے۔ تاکہ لوگوں کو مرزائیوں کی حقیقت مذہب معلوم ہو سکے۔ کہ مرزا صاحب کے مرید کس قماش کے ہیں۔ دنیا کی خاطر وہ کیا کچھ نہیں کرنا چاہتے۔ جب اس فرقہ کے مولوی اور واعظوں کا یہ حال ہے۔ تو دوسرے عوام مریدوں کی نسبت

ع :- قیاس کن زگلستان من بہار مرا"

پیشتر اسکے کہ ہم مجتہد صاحب کے اس بیان کے درست یا غلط ہونے کے متعلق کچھ کہیں۔ بڑے ادب سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ مجتہد صاحب براہ کرم یہ تو بتلائیں کہ "شرائط وختم نبوت" کے فلسفۃ القرآن سے جو ان کے مضمون کا عنوان ہے۔ اس بات کا کیا تعلق ہے۔ کیا اگر اس کو درست بھی فرض کر لیا جائے۔ تو اس سے "ختم نبوت کا فلسفۃ القرآن" ثابت ہو سکتا ہے ✦

امید ہے۔ مجتہد صاحب اپنے اجتہاد سے کام لیکر اس عقدہ کشائی سے ہمیں محروم نہ رکھینگے۔ باقی رہا کسی ایسی تحریر کا ان کے پاس پہنچنا یہ بات بذات خود اس قسم کی ہے کہ جب تک اصل تحریر معہ محرر کے نام اور پتہ کے ساتھ شائع نہ کی جائے۔ اس وقت تک ناقابل اعتبار ہے۔ لیکن اب جبکہ اس کے پہنچنے کا اعلان ایک ایسے شخص کی طرف سے ہو رہا ہے۔ جسکے نزدیک التقیہ جائز للمومنین الی یوم القیامۃ ہے۔ نہایت ضروری ہے کہ اصل تحریر معہ نام اور پتہ کے شائع کی جائے۔ کیا ہم امید رکھ سکتے ہیں کہ مجتہد صاحب ایسا کرنے کی تکلیف گوارا فرمائینگے۔ لیکن اگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔ اور اپنی اس بات کو بپایۂ ثبوت نہ پہنچایا۔ تو ہمیں یہ کہنے کا حق حاصل ہو گا۔ کہ شیعہ لوگ کس قماش کے ہیں۔ دنیا کی خاطر وہ کیا کچھ نہیں کرنا چاہتے جب اس فرقہ کے مجتہد اور صدر المفسرین کا یہ حال ہے تو دوسرے عوام شیعوں کی نسبت سمجھ لیجئے۔ کہ ان کا کیا حال ہو گا ✦

ٹریکٹ تقسیم کر دیئے جائیں

زار روس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے پورا ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک مضمون "زندہ خدا کے زبردست نشان" کے عنوان سے زیب رقم فرمایا تھا۔ پھر اسی سلسلہ میں حضور نے ایک اور مضمون "خدا کے قہری نشان" کے نام سے لکھا تھا ان دونوں مضامین کو انجمن ترقی اسلام نے ٹریکٹوں کی صورت میں چھپوا کر بہت سی احمدیہ انجمنوں کے نام لوگوں میں مفت تقسیم کرنے کے لئے بھیجدیا تھا۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ بعض جگہ ابھی تک یہ ٹریکٹ تقسیم نہیں ہوئے۔ احباب کو چاہیئے کہ بہت جلدی تقسیم کر دیں۔ اور اگر مقامی ضرورت سے زیادہ ٹریکٹ ہوں۔ تو بجائے دفتر ترقی اسلام میں بھیجدیں تاکہ اور جگہ بھیجے جاسکیں۔ اور خاصکر "خدا کے قہری نشان" والے ٹریکٹ کی چند کاپیاں تو ضرور بھیجدی جائیں۔ انکی بہت ضرورت ہے ✦

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

حضرت مسیح موعودؑ کی کتب پڑھو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۵ر جون ۱۹۱۷ء

حضور نے سورہ فاتحہ اور سورہ الناس کی تلاوت کے بعد فرمایا ایک امر جسکے متعلق حضرت مسیح موعودؑ ہمیشہ زور دیتے تھے میں دیکھتا ہوں کہ اسکی طرف بہت کم توجہ ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ یہاں کی اور باہر کی جماعتیں سب اسپر پوری پوری توجہ کریں۔

میری طبیعت کئی دن سے خراب ہے۔ نزلہ سینہ پر گر رہا ہے جس سے بخار اور سردرد بھی ہو گیا ہے۔ اور کھانسی بھی ہے اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو میرا ارادہ ہے کہ اس مضمون کو کئی حصوں میں تقسیم کر کے آیندہ مفصل بیان کروں۔ لیکن اس وقت میں جماعت کو ادہر متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ اور مختصراً اس بات کو بیان کر دیتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود کے آنے کی غرض یہ ہے کہ وہ نور اور ہدایت جو لوگوں کو خداوند کریم کی طرف سے دیا گیا تھا اور جس سے وہ ناواقف ہونے کی وجہ سے دشمنوں کا شکار ہو جاتے تھے۔ دوبارہ دیا جائے۔

اسلام کو جو ضعف پہنچا ہے۔ وہ نہ صرف اسلئے کہ مسلمانوں میں علم کی کمی ہے۔ بلکہ اس لئے بھی کہ ان میں روحانیت کی بھی جو اسلام کی جان ہے کمی ہو گئی ہے۔ پس جب مسلمانوں میں نہ اسلام کی حقیقت کے سمجھنے کا علم ہے نہ روحانیت تو اگر وہ غیروں کا شکار ہوں یا دوسروں کی طرف جھکنے لگیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ میرے آنے کی غرض یہ ہے کہ ان صداقتوں کی طرف لوگوں کو متوجہ کروں۔ جو اسلام میں پائی جاتی ہیں۔ اسی لئے آپ باربار اپنی کتب کے پڑھنے اور کثرت کے ساتھ قادیان آنے پر زور دیا کرتے تھے۔ مگر بہت سے لوگ ہیں جو کتب نہیں پڑھ سکتے۔ ان کے لئے قادیان آنا اسلئے بہت زیادہ مفید ہے کہ یہاں پر زبانی طور پر ان کو کامل علم ہو جائے۔ لیکن جو لوگ کتب پڑھ سکتے ہیں وہ کتابوں کو بھی پڑھیں۔ اور قادیان بھی آئیں۔ کیونکہ اکثر مضامین تحریر میں اختصار کے ساتھ لکھے جاتے ہیں لیکن زبانی طور پر تفصیل سے بیان ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جس قدر حضرت مسیح موعود پر افضال و انعام اور معارف اور حقایق کھولے ہیں۔ اور جو صداقتیں اسلام میں پائی جاتی ہیں۔ وہ آپکی کتب میں موجود ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس وقت اسلام کی حفاظت کا یہی انتظام فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ پر اپنے انعامات کے دروازہ کھولدے۔ پس بغیر ان کتب کو باربار پڑھے اور قادیان میں کثرت سے آتے کے ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ سلسلہ کی کتب کو نہیں پڑھتے وہ یاد رکھیں کہ محض سلسلہ میں داخل ہو جانا کوئی بات نہیں۔ جب تک کہ سلسلہ سے کماحقہ واقفیت نہ پیدا ہو۔ مثلاً کوئی شخص کسی ایسے اعلےٰ درجہ کے مکان میں داخل ہو جس کی کوئی نظیر نہ ہو۔ مگر داخل ہوتے ہی آنکھیں بند کرے۔ تو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ وہ اس مکان کی خوبصورتی کو نہ تو دیکھ سکتا ہے۔ اور نہ اس سے کچھ لطف اٹھا سکتا ہے۔ یا اسی طرح کوئی نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا لیمپ ہو۔ اس کی روشنی سے ایک ایسا شخص تو فائدہ اٹھا سکیگا۔ جو اس سے بہت فاصلہ پر ہو۔ مگر وہ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ جو قریب بیٹھا ہو۔ مگر اپنی آنکھیں بند کرے۔ ایسا انسان تو خواہ اپنا منہ لیمپ کے اندر بھی لے جائے۔ تو بھی اس کی روشنی سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ یہی حال ہے ایسے انسان کا جو سلسلہ میں تو داخل ہو۔ مگر اپنی آنکھوں سے کام نہ لے۔ اور ان معارف اور حقایق کو نہ دیکھے جو خدا تعالےٰ نے اس سلسلہ میں رکھے ہیں۔ کیونکہ اس وقت تک کسی خدائی سلسلہ میں داخل ہونا یا امام اور خلیفہ کی بیعت کرنا کوئی بات نہیں۔ جب تک کہ آنکھوں کو کھولکر ان صداقتوں سے فائدہ نہ اٹھایا جائے جو اس سلسلہ کے امتیازات ہوں۔ اور ان باتوں سے واقفیت نہ ہو جائے۔ جو اس میں موجود ہوں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اپنے مخالفین سے نہ ملو۔ میرے نزدیک یہ غلط ہے۔ ان کو سمجھانے اور حق پہنچانے کے واسطے تو ملو۔ لیکن اس غرض سے نہ ملو۔ کہ تم ان سے کسی قسم کا کوئی فائدہ حاصل کرنے کی توقع یا امید رکھو جو لوگ یہ طاقت رکھتے ہوں کہ ان کو سمجھا سکیں۔ اور ان کے اعتراضات کے جواب دے سکیں۔ وہ ضرور ملیں۔ کیونکہ ان کا فرض ہے کہ انہیں حق پہنچائیں۔ لیسے لوگوں کا اپنے مخالفین سے نہ ملنا اپنے ایمان کی حفاظت کرنا نہیں ہے اور نہ اس طرح ایمان کی حفاظت ہو سکتی ہے۔ بلکہ ایمان کی حفاظت اپنے مذہب سے پورا واقف ہونے اور اپنے دعاوی کے ثبوت میں دلائل رکھنے سے ہوتی ہے۔ دیکھو اگر ہم غیر احمدیوں اور غیر مبایعین سے ملنا چھوڑ دیں۔ تو ان لوگوں کو حق کس طرح معلوم ہو۔ اور ہماری جماعت کس طرح ترقی کرے۔ لیکن ملنا اس وقت مفید ہو سکتا ہے۔ جب کہ ملنے کی طاقت بھی ہو۔ ورنہ وہ شخص جو چارپائی سے بھی نہ اٹھ سکتا ہو۔ وہ کسی زورآور کا کیا مقابلہ کر سکیگا۔ یا وہ شخص جس کا جسم زخموں سے چھلنی ہو۔ وہ میدان میں نکلکر کیا بہادری دکھلائے گا۔ ایسے آدمی کا تو میدان میں جانا دشمن کو نقصان پہنچانے کی بجائے اپنی جان کو نقصان پہنچانا ہے پس دشمن سے مقابلہ کرنے سے پہلے اپنے اندر طاقت اور قوت پیدا کرنی چاہیئے۔ اور پھر مقابلہ کے لئے نکلنا چاہیئے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو اپنے مخالفین سے مقابلہ کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنی چاہیئں۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اور اور کتب جو یہاں سے کسی کے مقابلہ میں لکھی جاتی ہیں۔ ان کو پڑھیں۔ اور نہ صرف پڑھیں۔ بلکہ ان کو غور سے پڑھ کر ان کے حقائق کو ازبر کریں۔ پھر میدان میں نکلیں۔ اور غیروں کو سمجھانے کی کوشش کریں یہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ اپنی کتب کو پڑھا ہی نہ جائے۔ ان کے

حقایق اور معارف سے واقفیت ہی نہ ہو۔ اور اپنی کمزوری کو چھپانے کے لئے غیروں سے مقابلہ کرنے کے لئے ہی نہ نکلیں۔ ایسے لوگوں کو فوراً اپنے اس نقص کو دور کرنا چاہیئے اور حضرت مسیح موعود کی کتب کو پڑھنا اور ان سے واقف ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ہر ایک شخص کا فرض ہے۔ کہ پہلے وہ خود اپنے مذہب کو سمجھے۔ اور اس کی سچائی کے دلائل معلوم کرے۔ پھر کسی دوسرے کے سامنے رکھے۔ اور یہی وہ طریق ہے۔ جو صداقت کے پھیلانے کا موجب ہو سکتا ہے۔ اگر تمام لوگ اس کو عمل میں لاتے۔ تو کبھی یہ اختلافات جو تمام مذاہب میں پایا جاتا ہے۔ نہ پیدا ہوتا۔ لیکن افسوس کہ اکثر ایسا نہیں کرتے۔ اگر کوئی شخص اپنے طور پر نہ سمجھ سکے۔ تو اس کا فرض ہے کہ دوسروں سے جو دین سے واقف ہیں دریافت کرے۔ نہ یہ کہ سمجھنے کی کوشش ہی نہ کرے۔ پس تم لوگ خود سمجھو۔ اور دوسروں سے دریافت کرو۔ اور پھر غیروں کو سمجھاؤ ۔

پس دین سے پوری پوری واقفیت خوب توجہ سے اور نہایت جلد پیدا کرو۔ اور سب کے سب دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہو۔ جبتک اس طرح نہ ہوگا تمام جہاں پر صداقت نہ پھیل سکیگی۔ لیکن اگر کسی سے نہیں ملوگے۔ اور اسکے سامنے حق نہ رکھوگے۔ تو بتلاؤ ہماری جماعت کس طرح بڑھے گی۔ کیا اگر ہمیں یہ ہی خوف دامنگیر رہے۔ کہ کہیں سکھ نہ مقابلہ پر آجائیں۔ آریوں سے مقابلہ نہ ہو جائے۔ غیر احمدی یا عیسائیوں وغیرہ سے مقابلہ نہ ہو جائے تو کیا اس طریق سے اسلام کی صداقت دنیا میں پھیل سکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہاری ترقی بند ہو جائے گی۔ اور جب ترقی بند ہوئی۔ تو گویا جماعت کا خاتمہ ہو گیا۔ کیونکہ ترقی کے رکنے کا لازمی نتیجہ یہی ہوتا ہے لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ بعض لوگوں میں یہ کمزوری پائی جاتی ہے ۔

ہمارے مخالفین کا کام اسلام کے متعلق لوگوں کے دلوں میں شکوک پیدا کرنا اور وسوسے ڈالنا ہے۔ اور کسی بات کے متعلق شکوک و شبہات پیدا کرنا یا اس میں نقص نکالنا کوئی بڑا کام نہیں ہے۔ مثلاً ہر ایک شخص روٹی کو دیکھ کر یہ تو کہدے گا۔ کچی ہے یا ٹیڑھی ہے یا جلی ہوئی ہے۔ مگر یہ نہیں کر سکیگا کہ خود بھی روٹی پکا کر دکھا دے پس وسوسہ ڈالنا کوئی مشکل نہیں۔ ہاں اسکے مقابلہ میں کچھ کر کے دکھانا ایک کام ہے ۔

خدا تعالےٰ نے سورۃ الناس میں تین صفات الٰہیہ سے پناہ منگائی ہے۔ اور اس طرح یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ وسوسے کے دور کرنے میں کونسی صفات کام کرتی ہیں۔ پس پہلے ان صفات کو اپنے اندر جلوہ گر کرو۔ اور پھر وساوس اور شکوک کے دور کرنے کے لئے نکلو۔ پہلے ربوبیت ہو یعنی انسان آہستہ آہستہ ترقی کرنا اور علم کو بڑھاتا جائے جسطرح رب کے معنے ہیں۔ بتدریج ترقی دینے والا۔ اسی طرح جب انسان صفت ربوبیت کو اپنے اندر پیدا کریگا تو یہ بھی اپنے علم کو آہستہ آہستہ ترقی دیتا جائے گا پھر ربوبیت سے بڑھکر ملکیت ہے۔ جسطرح بادشاہ فیصلہ کرتا ہے۔ اسی طرح تم بھی خدا کی صفت ملکیت کے فیضان کو اپنے اوپر جاری کرو۔ اور فیصلہ کرنے کی قوت اپنے اندر پیدا کرو۔ اس کے بعد صفت الوہیت کی چادر کو اپنے اوپر لے لو۔ جب یہ حالت ہو جائیگی۔ تو پھر کوئی مخالف طاقت اثر نہ کر سکے گی۔ بلکہ فرمانبرداری کرنے پر مجبور ہو گی ۔

عیسائیوں نے اس حقیقت کو نہ سمجھنے کے سبب سے حضرت مسیح کو خدا اور خدا کا بیٹا کہدیا۔ حالانکہ اس درجہ سے اگر یہ درجہ کسی انسان کو دیا جا سکتا۔ تو وہ آنحضرت صلعم ہوتے۔ کیونکہ آپ پر شیطان کا کوئی اثر نہ ہو سکتا تھا یہی وجہ ہے کہ آپ نے فرمایا:۔ میرا شیطان مسلمان ہو گیا ہے پس یہ تیسرا کمال کا درجہ ہے۔ اور یہاں شیطان کا کوئی داؤ کام نہیں کر سکتا۔ اور وہ کوئی وسوسہ نہیں ڈال سکتا بلکہ خود اس کو ایسے انسان کی فرمانبرداری کرنی پڑتی ہے ۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خدا نہیں تھے۔ مگر آپ نے صفت الوہیت کو اپنے اندر اسقدر لیا کہ خدا تعالیٰ نے بھی کہدیا۔ قل یا عبادی کہ اے میرے بندو! یا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی۔ اگر خدا سے محبت کرتے ہو۔ تو میری اتباع کرو۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس قدر اس صفت میں رنگین ہوئے۔ کہ آپ کے متعلق یہ الفاظ کہدئے گئے۔ یہ اسی لئے تھا کہ آپ نے الوہیت کی چادر کو اپنے اوپر لے لیا ۔

غرض وساوس سے بچنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے یہ ذریعہ بتلائے ہیں۔ اول علم حاصل کرنا۔ دوسرے فیصلہ کی طاقت پیدا کرنا۔ جب یہ دونوں باتیں پیدا ہو جائیں تو پھر الوہیت کا پرتو پڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور اسوقت وساوس اثر نہیں ڈال سکتے ۔

پس خوب یاد رکھو کہ مقابلہ کے لئے سامنے نکلے بغیر کبھی کامیابی نہیں ہوا کرتی۔ جو لوگ مقابلہ کرنے سے جی چراتے ہیں وہی شکست کھاتے ہیں۔ اور ایک دفعہ مقابلہ سے خوف کھانے سے آئندہ حوصلہ پست ہو جاتے ہیں ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ رویا دیکھی۔ کہ مولوی عبداللہ صاحب امرتسری (غزنوی) ایک چارپائی پر بیٹھے ہیں۔ آپ بھی اسی پر بیٹھ گئے۔ مولوی صاحب ذرا آگے سرک گئے۔ حضرت صاحب اور آگے ہو گئے۔ اسی طرح ہوتے ہوتے آخر مولوی صاحب نیچے ہو بیٹھے۔ اور حضرت صاحب کے لئے چارپائی خالی چھوڑ دی۔ تو جو مرکز کو چھوڑ دیگا۔ اور پیچھے ہٹیگا۔ ضرور ہے کہ وہ شکست کھائے۔ یہ بڑی کمزوری کی علامت ہے۔ اگر کہا جائے کہ دشمن سے نہ ملو۔ اگر تم کو سلسلہ سے پورے طور پر آگاہی ہوگی۔ اور تم اسلام سے اچھی طرح واقف ہوگے۔ پھر دشمن میں کہاں طاقت ہے کہ تمہارے دل پر شکوک ڈال سکے۔ اور اسلام تو کہتا ہے:۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس۔ اے مسلمانو! تمہاری غرض یہی ہے کہ تم میدان میں نکلو ۔

پس جن لوگوں نے اب تک اس طرف توجہ نہیں کی ان کا فرض ہے کہ وہ دین سے واقفیت پیدا کریں۔ اللہ تعالےٰ اپنی توفیق ہمارے شامل حال کرے۔ اور ہمیں ان علوم اور انوار کا وارث کرے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس نے اپنے فضل سے عطا فرمائے ہیں تاکہ دنیا میں ہدایت اور نور پھیلے ۔ آمین ثم آمین

ضروری گذارش

خریداران الفضل خط و کتابت کے وقت اپنی چٹ کا نمبر ضرور لکھا کریں [illegible]

[illegible]

منیجر

انگلستان سے ایک خط

بنام چوہدری فتح محمد صاحب سیال

یہاں پر خیریت ہے۔ اور امید ہے آپ اچھی طرح سے ہوں گے۔ کچھ عرصہ ہوا کہ قاضی عبد اللہ صاحب مجھے ملنے کو تشریف لائے تھے۔ ان کو دیکھ کر میرا دل بہت خوش ہوا در اصل حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیان کی بڑائی اور عظمت اسبات سے ثابت ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے شاگردوں کو ایسا بنا گئے ہیں کہ ان کو جو دیکھ لیتا ہے۔ ان کا شیدا ہو جاتا ہے۔ قاضی صاحب میرے لئے خدا تعالیٰ سے دُعا کر رہے ہیں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ میں اب بہت جلد یہاں سے رہا کر دیا جاؤں گا۔ آپ بھی میرے لئے گاہے بگاہے دعا کرتے ہیں ؎

مینے ارادہ کر لیا ہے کہ اب میں اپنے مسلمان ہونے کو پوشیدہ نہیں رکھوں گا۔ دن بدن میرے دل میں حضرت محمد رسول کے لئے محبت بڑھتی جاتی ہے۔ اور میں اسلام کا پرچار انگریزوں اور ہندوستانیوں میں کرنا چاہتا ہوں مینے دوست ہولڈن صاحب کو لکھدیا ہے کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں۔ اگر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں دنیا کی اور سب چیزوں کو چھوڑنا ہی پڑے۔ تو بڑی خوشی سے تیار ہوں۔ انجیل مقدس میں لکھا ہے :-

Sins against the Holy Ghost shall not be forgiven

آپ کو یاد ہو گا کہ ۱۹۱۳ء میں مینے شیطان کے پنجہ میں پڑ کر اللہ تعالےٰ کو گالیاں دیں۔ ایک دو گالیوں سے بھرے ہوئے آرٹیکل لاہور کے ایک اخبار میں بھی لکھ مارے خدا کا قہر دیکھو۔ اخبار کا ایڈیٹر اسکی بیوی اور اکلوتا بیٹا تینوں بیمار ہو کر مر گئے۔ اور ان کا اخبار غارت ہو گیا اور مجھ پر مصیبت پڑی میں بھی مر جاتا۔ لیکن چونکہ میں بہت رو دیا۔ اور اپنے گناہوں پر پچھتا کر خدا سے معافی مانگی۔ رحم دل اللہ تعالےٰ نے میرے گناہوں پر لکیر پھیر دی۔ اور امید کرتا ہوں کہ وہ ہمیشہ مجھے گناہوں سے بچائیگا یہی میری دُعا ہے ؎

میں چاہتا ہوں کہ میری بیوی بھی بلکہ میرا سارا کنبہ ہی مسلمان بنجائے۔ اور امید ہے کہ قاضی عبد اللہ صاحب کے اثر سے میری بیوی جلد مسلمان ہو جائیگی ؎

اب میں سرکار برطانیہ کی بھی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کا آرٹیکل مسلمانوں کی وفاداری کی بابت جو ریویو آف ریلیجنز میں چھپا۔ اس کو پڑھ کر دل بہت خوش ہوا۔ ہندوستانی لوگ ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہیں۔ اگر آج انگریز ہندوستان چھوڑ کر چلے جائیں۔ تو ستی اور بچہ کشی کی واہیات اور وحشی رسمیں پھر ہندوستان میں جاری ہو جائینگی راجے مہاراجے اور مضبوط لوگ کمزوروں کا خون پی جائینگے اور جو تہذیب ہم لوگوں نے انگریزوں سے حاصل کی ہے وہ مٹ جائے گی۔ در اصل انگریزوں کے ہم پر بہت احسان ہیں انہوں نے یونیورسٹیاں بنا کر ہمیں تعلیم دی ہسپتال بنائے۔ ریل۔ تار ڈاک ٹیلیفون ہمارے لئے بنائے سب رعیت کو برابر انصاف دینے کے لئے کچہریاں قائم کیں۔ مذہبی اور سوشیل آزادی دی۔ ہندوؤں کو ظالم پجاریوں اور مسلمانوں کو بے پڑھے ملاؤں کے زہریلے اثر سے بچا کر ہمارے لئے ترقی کا راستہ آسان کر دیا۔ میں چاہتا ہوں کہ ہندوستان کا ہر صوبہ روپیہ جمع کر کے سرکار کو دے تاکہ اس سے انگلستان میں جنگی جہاز اور ایرو پلین تیار بنائے جائیں یہ ہمارا فرض ہے کیونکہ انگریزوں کا ہم پر بڑا احسان ہے اور اسکا اثر انگلستان کی پبلک اوپینین پر بہت اچھا پڑیگا۔ آپ اس نیک کام کو فوراً پنجاب کے اخباروں میں آرٹیکل لکھکر شروع کر سکتے ہیں۔ میں اب اپنی غلطیوں پر افسوس کرتا ہوں اور اپنی بقیہ زندگی انگریزی سرکار کے فوائد لوگوں کو دکھلانے اور احمدی مسلمان مذہب کے اصولوں کے بموجب بسر کرونگا۔

قاضی عبد اللہ صاحب یہاں بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ بغداد کو انگریزوں نے ظالم ترکوں کے پنجہ سے آزاد کر دیا۔ اب بغداد جو کہ ایک ہزار سال ہوئے دنیا کی تہذیب کا سرچشمہ تھا انگریزی تہذیب کے اثر میں آ کر پھر دنیا کے مشہور اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے والا شہر بنجائیگا۔ عرب بھی ترکوں کے پنجہ سے آزاد ہو گیا اور حضرت غلام احمد کی پیشگوئیاں خوب پوری ہوئیں مثلاً آنحضرت نے فرمایا تھا۔

زار بھی ہوگا تو ہو گا اس گھڑی باحالِ زار

زار روس اب خاک میں سر دھنتا ہے اور انگریزوں کی مدد سے روس کا آزاد ہو گیا اور ترقی کے راستہ پر چل پڑا۔ اٹلی بھی نصف صدی ہوئی انگریزوں کی مدد سے آزاد ہوا تھا بیشک یہ ٹھیک کہا گیا ہے کہ انگلستان پولیٹیکل آزادی اور پولیٹیکل تہذیب کی ماں ہے۔

مباحثہ شملہ

ناظرین! آپکو غالباً معلوم ہو گیا ہو گا کہ حال ہی میں مباحثہ مندرجہ عنوان کا دوسرا حصہ مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق منکرین خلافت کی طرف سے شائع ہوا ہے یہ فیصلہ گو نہ یکطرفہ ہے کیونکہ ایام دسمبر میں جب مولوی عمر الدین صاحب وفد کے ساتھ دہلی چلے گئے تو فریق مخالف موقعہ مناسب جان کر ثالث صاحب کے پیچھے پڑ گئے اور انہیں مجبور کیا کہ جلدی فیصلہ کریں انھوں نے اس خیال سے کہ شاید بحث کافی ہو چکی ہے اور فریق مخالف نے مختلف قسم کے ضروری حوالے دکھا دئے ہیں فیصلہ لکھدیا مگر دہلی سے واپس آ کر جب مولوی عمر الدین صاحب نے فیصلہ دیکھا تو غلطیوں سے پر پایا۔ جنمیں سے بعض تو تفہیم معانی کے متعلق تھیں اور بعض ایسی تھیں کہ مثلاً حوالے پورے اور صحیح طور پر پیش نہیں کئے گئے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ثالث صاحب سے عرض کی کہ وہ نظر ثانی کریں ثالث صاحب چونکہ خدا کے فضل سے فہیم آدمی ہیں اور آنکی دلی خواہش ہے کہ فیصلہ صحیح ہو۔ اور انہیں کسی کی رو رعایت نہ ہو اسلئے انہوں نے مزید غور کرنے کا وعدہ کر لیا ہے۔ اور اسوقت تک وہ جس نتیجہ پر پہنچے ہیں وہ یہ ہے کہ "مرزا صاحب نے گو اصولاً دوسرے مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار نہ دیا ہو مگر Practical purposes کے واسطے جہاں تک عملی کاروائیوں کا تعلق ہے ضرور انکو کافر قرار دیا ہے"

”جملہ منکرین مسیح موعود جو کافر کہنے والے یا کافر سمجھنے والے ہیں۔ کاذب کہنے والے یا کاذب سمجھنے والے ہیں دائرہ اسلام سے خارج ہیں“۔

(یہ الفاظ وکیل صاحب کو دکھائے گئے ہیں)

ثالث صاحب نے ابھی تک اپنی مستقل رائے قائم نہیں کی مگر وہ مزید غور کر رہے ہیں اور انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ اگر ان کا فیصلہ غلط ثابت ہو تو وہ اسکو بدلنے کے لئے طیار ہیں۔ اصل میں انہیں اب معلوم ہو چکا ہے کہ جسوقت انہوں نے فیصلہ لکھا اسوقت تک بحث کافی اور مکمل نہیں ہوئی تھی اور فریق مخالف نے عمداً یا جہالت کی وجہ سے سارے حوالے پیش نہیں کئے جن سے صحیح مفہوم پر روشنی پڑ سکے

اوّل۔ تو جو فیصلہ منکرین نے شائع کیا ہے اگر اسے غور سے پڑھا جاوے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کسی طرح معاندکے پہلو کو تقویت نہیں دیتا ورنہ ہمارے مخالف ہی کیونکہ اسمیں ایک بالکل نرالی اور تیسری شق پیدا کی گئی ہے جو فریقین کے مسلمہ اصولوں کے خلاف ہے یعنے یہ کہ کسی غیر تشریعی نبی کا منکر بھی کافر نہیں خواہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوں یا کوئی دیگر نبی بنی اسرائیل میں سے ہو۔

دوم۔ شائع کرنے والوں نے اس فیصلہ میں سے ثالث صاحب کے منشار کے خلاف بعض حصے عمداً ترک کر دئے ہیں اور غالباً بعض الفاظ کو بھی بدل دیا ہے جس سے مفہوم میں بہت فرق پڑ جاتا ہے۔

سوم۔ بعض عبارتیں ظاہراً ایک دوسرے کی نقیض ہیں اور جس طرح سے ان کی مطابقت کی کوشش کی گئی ہے اس سے مصنف علیہ السلام کا حقیقی مدعا اور مطلب ہی بدل جاتا ہے۔

غرض اس فیصلہ میں بہت سے نقائص ہیں مگر چونکہ ثالث صاحب نے ان پر مزید غور کرنے اور حسب ضرورت تبدیل کرنیکا وعدہ کیا ہے اسلئے ہم فی الحال کوئی جرح نہیں کرتے اور ناظرین سے یعنے مبایعین سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ جب تک انجمن شملہ کی طرف سے یہ نوٹ شائع نہ ہو کہ فیصلہ مکمل ہو چکا ہے اسوقت تک براہ مہربانی کوئی صاحب اس پہ جرح وغیرہ نہ کریں اور نہ اسکے جواب میں کوئی رسالہ شائع کریں جو فیصلہ شائع ہوا ہے اسمیں یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ یہ کس کی طرف سے شائع کیا جاتا ہے اور نہ کسی قسم کا دیباچہ وغیرہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ منکرین خود مطمئن نہیں کہ یہ فیصلہ ان کے حق میں ہے بلکہ شائع کنندگان نے غالباً محض بابو عبدالحق صاحب کو خوش کرنے کے واسطے اسکو شائع کیا ہے

میں یہ بھی ظاہر کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ باوجود وکیل صاحب کے یہ کہنے کے کہ شائع کرنے سے پیشتر فیصلہ کا پروف مجھے دکھایا جائے۔ ان کو پروف نہیں دکھایا گیا اور وہ یہ کہتے ہیں کہ اسمیں بہت سی غلطیاں ہیں (خاکسار برکت علی سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ)

عبرت حاصل کرو!

ہمارے مخالفین سونگھڑہ کی غریب احمدی جماعت کو تنگ کرنے کے لئے ہر وقت رذیل سے رذیل کوشش کرنے پر ہی آمادہ ہو جاتے ہیں اور مطلق نہیں شرماتے حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کی شان میں گندی سے گندی گالیاں دینا تو انکا شیوہ ہے فصلوں کو نقصان پہنچاتے ہیں ڈھیلے اور پتھر مارتے ہیں مسجدوں سے روکنے کی ناکام کوشش کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ ۳۰ مئی کا ذکر ہے کہ انہوں نے احمدیوں کو مسجد سے نکالنے کی کوئی تدبیر نہ پا کر مسجد کے دروازے پر اس عاجز پر حملہ کر دیا اور سخت سے سخت گندی گالیاں دیں اس پر عاجز نے بہت صبر کر کے ان کی شرارتوں کو حوالہ بخدا کیا اور اسی سے سچا فیصلہ چاہا۔ خدا کی شان اسکے دوسرے ہی دن انہوں نے ایک شخص کو مارنے کی وجہ سے ایسی سزا پائی کہ کسی کا سر زخمی ہو گیا کسی کا بدن درد کرنے لگ گیا کسی کا پاخانہ پیشاب نکل گیا پھر اسی پر بس نہیں۔ بلکہ گاؤں کے پریسیڈنٹ صاحب نے پکڑ کر تین تین روپے جرمانہ کیا اور چار چار بید سزا دی فاعتبروا یا اولی الابصار۔ کیا عجب کوئی نیک باطن اس سے عبرت حاصل کرے واقعی جو شخص خدا کے برگزیدہ رسول کی توہین کرتا ہے اور بے ادبی پر کمر باندھتا ہے اور باز نہیں آتا وہ جلدی اپنی سزا کو پا لیتا ہے۔

اے باشندگان سونگھڑہ تم نے اس غریب جماعت کو مختلف پہلوؤں سے تکلیفیں پہنچائیں اور اسے دل آزار باتوں سے ستایا۔ سخت سخت گالیوں کے لفافے بذریعہ ڈاک بھیجے اب کہو تو سہی تم لوگوں نے مخالفت کا کیا پھل پایا

اے میرے پیارے بزرگو! تمنے غور کی گریبان میں منہ ڈالو اور سوچو کہ کیسی کیسی گستاخیاں تم سے سرزد ہو چکی ہیں ہم صبر کر لیتے ہیں لیکن خدا ہمارا ہر ایک کا مالک ہے۔ تم سمجھتے ہو کہ تمہاری ان شرارتوں اور دھمکیوں سے ہم گھبرا جائینگے خوب یاد رکھو۔ ہرگز نہیں مولنٰا مولوی عبدالرحمن صاحب اور حضرت مولوی عبداللطیف صاحب کابلی کی طرح اگر سنگسار بھی کر دئے جائیں تو بھی ہم حق کو نہیں چھوڑینگے ہمارا پیشوا احمد قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نبی اللہ و مسیح موعود مہدی مسعود برحق ہیں ہمارا خدا زندہ خدا ہے ہمارا نبی زندہ نبی ہے ہماری کتاب زندہ کتاب ہے ہمارا مذہب زندہ مذہب ہے اسی طرح ہمارا مسیح بھی زندہ مسیح ہے۔ خداتعالےٰ نے مخلوق کو بصیرت عطا فرماوے۔ اور توفیق دے کہ وہ نور اور نار میں تمیز کر سکیں آمین ثم آمین ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین

احقر العباد خاکسار عاجز سید غلام احمد محمد فضل الکریم احمدی عفا اللہ عنہ مقام رسولپور پوسٹ سونگھڑہ ضلع کٹک (اڑیسہ)

جنگ کی خبریں

عراق عرب میں برطانوی سپاہ

لنڈن ۱۲ ارجون سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ عراق عرب میں برطانوی سپاہ کی عام صحت تسلی بخش ہے۔ اسجگہ ہسپتال کافی تعداد میں مہیا کئے گئے ہیں اور نرسوں کی کمی کی کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی ہے۔

حقوق طلب عورتوں کی ہیڈ ورگرنڈ کو روانگی

لنڈن ۱۲ ارجون مسز پنکھرسٹ اور مس اینی کینیی ہیڈ ورگرنڈ کو روانہ ہو گئی ہیں۔

چین میں بدامنی

لنڈن ۱۲ ارجون۔ ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ امریکہ نے اتحادیوں اور چین کے نام ایک نوٹ لکھا ہے کہ جسمیں چین کی اندرونی بدامنی پر اظہار رنج کیا ہے اور قومی اتحاد کی ضرورت بتلائی